49867 ـ ايام بيض اور شعبان كےمہينہ ميں روزے ركھنے كي ترغيب

سوال

الحمدللہ مجھے ہرمہينہ ايام بيض (چاند كي تيرہ چودہ پندرہ تاريخ) كے روزے ركھنے كي عادت ہے، ليكن اس ماہ ميں نے روزے نہيں ركھے اورجب ميں نے روزے ركھنے چاہے تو مجھے يہ كہا گيا كہ يہ جائزنہيں بلكہ يہ بدعت ہے ، (ميں نے ماہ كےپہلے سوموار كا روزہ ركھا اور پھر انيس شعبان بروز بدھ كا بھي روزہ ركھا ہے اور اللہ كےحكم سے كل جمعرات كا بھي روزہ ركھنا ہے تو اس طرح ميرے تين روزے ہوجائيں گے) لھذا اس كا حكم كيا ہے ؟ اور شعبان كےمہينہ ميں كثرت سے روزے ركھنے كا حكم كيا ہے ؟

پسنديدہ جواب

الحمد للہ.

اول:

اللہ سبحانہ وتعالي نے بغير علم كے كوئي بات كہني حرام قرار دي ہے اور اسے شرك اور كبيرہ گناہوں كےساتھ ملا كر ذكر كيا ہے .

فرمان باري تعالي ہے:

كہہ ديجيے كہ ميرے رب نے صرف حرام كيا ہے ان تمام فحش باتوں كو جو علانيہ ہيں اور جو پوشيدہ ہيں اور ہرگناہ كي بات كو اور ناحق كسي پر ظلم كرنے كو اور اس بات كو كہ تم اللہ تعالي كےساتھ كسي كو شريك ٹھراؤ جس كي اللہ تعالي نے كوئي سند نہيں اتاري اور اس بات كو كہ تم اللہ تعالي كے ذمہ ايسي بات لگادو جس كو تم نہيں جانتے الاعراف (33)

اور سوال ميں جو يہ ذكر ہوا ہے كہ بعض لوگوں نےمذكورہ صورت ميں شعبان كےروزے ركھنے كوبدعت قرار ديا ہے يہ بھي اللہ تعالي پر بغير علم كے بات كہي گئي ہے .

دوم :

ہر ماہ ميں تين روزے ركھنا مستحب ہيں، اور افضل يہ ہے كہ يہ روزے ايام بيض جو كہ تيرہ چودہ اور پندرہ تاريخ

کے بنتے ہیں رکھے جائیں .

ابوہریرہ رضي اللہ تعالي عنہ بیان کرتے ہیں کہ: میرے دلي دوست نے مجھے تین چیزوں کي وصیت فرمائي کہ موت تك میں انہیں ترك نہ کروں، ہر ماہ کے تین روزے اور چاشت کي نماز اور سونے سے قبل وتر ادا کرنے.

صحیح بخاري حدیث نمبر (1124) صحیح مسلم حدیث نمبر (721)

اور عبداللہ بن عمرو بن عاص رضي اللہ تعالي عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم صلي اللہ نے مجھے فرمایا:

" تیرے لیے ہر ماہ کے تین روزے رکھنا کافي ہے، کیونکہ تجھے ہر نیکي کا دس گنا اجرملے گا تو اس طرح یہ سارے سال کے روزے ہونگے"

صحیح بخاري حدیث نمبر (1874) صحیح مسلم حدیث نمبر (1159)

اور ابوذر رضي اللہ تعالي عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم صلي اللہ علیہ وسلم نے مجھے فرمایا:

" اگر تم مہینہ میں کوئي روزہ رکھنا چاہتے ہو تو تیرہ چودہ پندرہ کا روزہ رکھو"

سنن ترمذي حدیث نمبر (761) سنن نسائي حدیث نمبر (2424) امام ترمذي نے اس حدیث کو حسن قرار دیا ہے اور علامہ الباني رحمہ اللہ تعالي نے ارواء الغلیل (947) میں اس کي موفقت کي ہے.

شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ تعالي سے مندرجہ سوال کیا گیا:

حدیث میں ہے کہ نبي کریم صلي اللہ علیہ وسلم نے ابوہریرہ رضي اللہ تعالي عنہ کو ہر ماہ میں تین روزے رکھنے کي وصیت فرمائي، لھذا یہ روزے کب رکھے جائیں؟ اور کیا یہ مسلسل رکھنے ہونگے؟

شیخ رحمہ اللہ تعالي کا جواب تھا:

یہ تین روزے مسلسل رکھنے بھي جائز ہیں اور علیحدہ علیحدہ بھي، اور یہ بھي جائز ہے کہ مہینہ کي ابتدا میں رکھ لیے جائیں یا درمیان میں اور مہینہ کے آخر میں بھي رکھے جاسکتے ہیں، اس میں وسعت ہے کیونکہ رسول کریم صلي اللہ علیہ وسلم نے اس کي تعیین نہیں فرمائي .

عائشہ رضي اللہ تعالي عنہا سے پوچھا گیا کہ کیا رسول کریم صلي اللہ علیہ وسلم ہر ماہ تین ایام کے روزے رکھتے تھے؟

توعائشہ رضي اللہ تعالي عنها كہنےلگيں جي ہاں، ان سے كہا گيا كہ رسول كريم صلي اللہ عليہ وسلم مہينہ كےكس حصہ ميں روزے ركھتےتھے؟ وہ كہنےلگيں انہيں اس كي پرواہ نہيں تھي كہ مہينہ كےكس حصہ ميں روزے ركھيں. صحيح مسلم حديث نمبر (1160)

ليكن تيرہ چودہ اور پندرہ تاريخ كےروزے ركھنا افضل ہيں كيونكہ يہ ايام بيض ہيں (يعني ان ايام ميں چاندمكمل ہوتاہے) .

ديكھيں: مجموع فتاوي الشيخ ابن عثيمين (20 / سوال نمبر 376)

جس نےبھي آپ كواس مہينہ (شعبان) ميں روزے ركھنےسے منع كيا ہے ہو سكتا ہے ہوسكتا ہے اس نےاس ليے كہا ہو كہ اسے يہ علم ہوا ہو كہ رسول كريم صلي اللہ عليہ وسلم نے نصف شعبان ہونے پر روزے ركھنے سے منع فرمايا ہے .

اس ممانعت كےمتعلق سوال نمبر (49884) كےجواب ميں تفصيل سے بيان ہوچكا ہے كہ يہ ممانعت اس شخص كےمتعلق ہے جو نصف شعبان كےبعد روزے ركھنےكي ابتدا كرتا ہے اور روزہ ركھنا اس كي عادت نہيں .

ليكن جو شخص شعبان كي ابتدا ميں روزے ركھنے شروع كرے اور پھر نصف شعبان كےبعد بھي روزے ركھتا رہے يا پھر روزہ ركھنے كي عادت ہو تو نصف شعبان كےبعد اس كےروزہ ركھنے ميں كوئي ممانعت نہيں، مثلا اگر كسي شخص كي ہر ماہ تين روزے ركھنےكي عادت ہے يا پھر سوموار اور جمعرات كا روزہ ركھنے كي عادت ہو .

تواس بنا پر شعبان ميں آپ كاتين روزے ركھنے ميں كوئي حرج نہيں، حتي كہ اگر كچھ روزے شعبان كےنصف كےبعد بھي ہوں توصحيح ہے.

چہارم :

شعبان كےمہينہ ميں كثرت سے روزے ركھنےميں كوئي حرج نہيں بلكہ يہ سنت ہے، نبي كريم صلي اللہ عليہ وسلم اس ماہ ميں كثرت سے روزے ركھا كرتے تھے.

عائشہ رضي اللہ تعالي عنها بيان كرتي ہيں كہ رسول كريم صلي اللہ عليہ وسلم روزے ركھتے تو ہم كہنا شروع كرديتےكہ رسول كريم صلي اللہ عليہ وسلم اب روزے نہيں چھوڑيں گے، اور روزے نہ ركھتے حتي كہ ہم يہ كہنےلگتيں كہ رسول كريم صلي اللہ عليہ وسلم روزے نہيں ركھيں گے، ميں نے نبي صلي اللہ عليہ وسلم كو رمضان المبارك كےعلاوہ كسي اور ماہ كےمكمل روزے ركھتے ہوئے نہيں ديكھا، اور ميں نےشعبان كےعلاوہ كسي اور ماہ ميں انہيں كثرت سے روزے ركھتےہوئے نہيں ديكھا.

صحيح بخاري حديث نمبر (1868) صحيح مسلم حديث نمبر (1156)

ابو سلمہ بيان كرتےہيں كہ عائشہ رضي اللہ تعالي نے انہيں بيان كيا كہ: نبي كريم صلي اللہ عليہ وسلم شعبان سے زيادہ كسي اور ماہ ميں روزے نہيں ركھتےتھے نبي كريم صلي اللہ پورے شعبان كےہي روزے ركھتےاور كہا كرتےتھے جتني تم طاقت ركھتےہو اتنا كام كرو، اس ليے كہ اللہ تعالي اس وقت تك اجرو ثواب ختم نہيں كرتا جب تك تم اكتا نہ جاؤ، اور نبي صلي اللہ عليہ وسلم كا سب سے پسند وہ نماز تھي جس پر ہميشگي كي جائے اگرچہ وہ كم ہي ہو، اور جب نبي صلي اللہ عليہ وسلم نماز پڑھتےتواس پر ہميشگي كرتے تھے.

صحيح بخاري حديث نمبر (1869) صحيح مسلم حديث نمبر (782)

آپ سوال نمبر (49884) كےجواب كا بھي مطالعہ كريں جس كي طرف ابھي كچھ دير قبل اشارہ بھي كيا گيا تھا.

واللہ اعلم .